جذبہ جہاد ایک ایسی قوت ہے کہ جس کی بنیاد پر ایک مسلمان مجاہد باوجود نہتا ہونے کے بظاہر بڑی سے بڑی قوت سے ٹکرانے سے بھی گریز نہیں کرتا اور جب تک یہ جذبہ مسلمانوں میں موجود رہا اور اسے فقط اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہی استعمال کیا جاتا رہا تب تلک اس دور کی سپر پاوریں ایک بے نیام تلوار بکف مسلمان سے لرزہ براندام رہیں اور مسلمانوں سے یہ دولت چھیننے یا اس ہتھیار کو ناکارہ بنانے کی دن رات سبیلیں اور ترکیبیں سوچتی رہیں تا آنکہ ان باطل قوتوں نے بے حیائی' بے غیرتی اور بے شرمی کو ثقافت' تفریح جیسے خوشنما ناموں کے پردے میں لپیٹ کر مسلمانوں میں رواج دینے کی کوشش کی اور کسی حد تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی رہیں کیونکہ اس مقصد کے لئے شاید پاکستان کی سرزمین کو بطور خاص استعمال کا گیا اور کیا جارہا ہے۔ اس وجہ سے چند برس پیشتر ہندوستان کی ایک لیڈر نے یہ بیان دیا تھا کہ ہمیں پاکستان سے جنگ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے اپنی ثقافت کو پاکستانیوں کے بیڈروم تک پہنچا دیا ہے۔ اور ہنوز یہ سلسلہ بڑی تیزی سے جاری ہے حتیٰ کہ موجودہ حکومت تو شاید برسر اقتدار ہی اس ادھار پر آئی ہے کہ جہاں تک ہو سکے گا مسلمانوں میں اسلامی روایات کے برعکس بے غیرتی اور بے حیائی کو فروغ دیا جائیگا۔

# توجہ

# آج کی خبر

ابھی گذشتہ دنوں بسنت بہار کے نام پر جس طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا اور قوم کے خون پسینے کی کمائی کو ہوا میں اڑایا گیا اور آگ میں جلایا گیا اس کے اثرات اور ناخوشگوار یادیں ختم نہیں ہوئی تھیں کہ ایک نئے حکومتی منصوبے نے ہر غیرت مند مسلمان کو تڑپا دیا۔ خبر یہ تھی کہ ڈیڑھ کروڑ کی لاگت سے بدنام زمانہ علاقہ بازار حسن (جسے شاید بازار حسن کہنا حسن کی توہین اور خالق کائنات اللہ رب العزت کو غیرت دلانے کے مترادف ہے) میں واکنگ سٹریٹ بنائی جائیگی۔ پہلے کیا بے غیرتی کم تھی کہ حکومت کی لائسنس یافتہ کنجریاں سرعام مسلمان نوجوانوں کی دولت' جوانی اور عزت پہ ڈاکہ ڈالتی تھیں البتہ کچھ لوگ جو ابھی تک اس راستے کے راہی نہ بنے تھے یا اس کی بھول بھلیوں سے آشنا نہ تھے وہ ادھر کا رخ کرتے ہوئے ہچکچاتے تھے کہ مبادہ قانون کے کسی محافظ کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔ اب ان کو یہ چور دروازہ بتایا' بلکہ مہیا کیا جارہا ہے کہ تم بلا جھجک منہ ماری کرو ہم نے واکنگ سٹریٹ کی شکل میں تمہیں ڈھال مہیا کردی ہے۔

حکمرانوں کو تھوڑی سی فرصت نکال کر اس طرف بھی توجہ دینا چاہیے تفریح کے نام پر قوم کی غیرت کو نیلام نہ کرو پہلے ہی کیا بے حیائی کم تھی کہ جس کی کسر اب نکالی جارہی ہے۔ بسوں' ویگنوں میں اتنے بیہودہ اور فحش گانوں کے کیسٹ چلائے جاتے ہیں کہ شرم وحیا سر پیٹ کررہ جاتی ہے۔ گلی کوچوں میں بھی یہی آوازیں بے ہنگم انداز سے سنائی جاتی ہے کوئی پابندی نہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ وفاقی حکومت کو شاید جنرل صاحب کی وردی سیدھی کرنے اور اس کے سلوٹ نکالنے سے ہی فرصت نہیں اور خود جنرل صاحب کو دن رات اسی کی فکر ایسے کھائے جارہی ہے کہ یوم اقبال جیسی تقریبات میں بھی کمانڈو وردی میں خطاب کرنا ہی مجبوری سمجھتے ہیں اور اپوزیشن جو خیر سے اکثریتِ مذہبی لوگوں کی ہے اور مذہب کے نام پر ہی ووٹ لے کر اسمبلیوں میں کاغذوں کے جہاز اڑانے' تالیاں بجانے اور شور مچانے کے قابل ہوئی ہے جسے پرویز مشرف کا ایل۔ ایف۔ او اور وردی ہی حقیقی اور آخری مسئلہ نظر آتی ہے حالانکہ جتنی بدترین آمریت مذہبی جماعتوں میں ہے شاید ہی کسی سیاسی جماعت میں اس کا عشر عشیر ہو اور جس قسم کے ایل۔ ایف۔ او' ان کے لیڈر اپنے تحفظ اور اپنی امارتوں' نظامتوں کی بقا کے لئے جاری رکرتے ہیں جنرل صاحب کے مشیروں کو شاید اس کی ہوا تک نہ لگی ہو مگر اپنی آنکھ کے شہتیر کو بھول کر دوسروں کے تنکے ڈھونڈنے پہ لگے ہوئے ہیں اس لئے وہ بھی شاید سینٹ یا اسمبلی میں کوئی ایسا بل نہ لاسکیں جو اس بے حیائی کے سیلاب کو روک سکے۔ صوبائی حکومت کو ہی کچھ خدا کا خوف کرنا چاہیے اور اس عفریت کو لگام دینی چاہیے اور ایسے کسی منصوبے پر قوم کا پیسہ ضائع کرنے کی بجائے دین اسلام کی ترویج واشاعت اور قوم کی فلاح و بہبود پر صرف کرنا چاہیے۔

**شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات**